اکائی:۱ علم عروض: تعریف اور اہمیت

اکائی کے اجزا:

1.1 مقصد

1.2 تمہید

1.3 عروض کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

1.4 وجہ تسمیہ

1.5 علم عروض کی ابتدا

1.6 خلیل بن احمد الفراھید ی

1.7 علم عروض کے فوائد

1.8 عروضی تحریر

1.9 عروضی اصطلاحیں

1.10 نمونے کے امتحانی سوالات

1.11 مطالعے کے لیے معاون کتابیں

1.1 مقصد

اس اکائی کے مطالعے کے بعد طلبہ:

- ☆ علم عروض کے لغوی و اصطلاحی مفہوم سے واقف ہوسکیں گے۔
- ☆ علم عروض کی اہمیت کو سمجھ سکیں گے۔
- ☆ علم عروض کی بنیادی اصطلاحوں سے واقف ہوسکیں گے۔
- ☆ تقطیع کے معنی سے واقف ہوسکیں گے۔
- ☆ علم عروض کے فوائد سے واقف ہوسکیں گے۔

1.2 تمہید:

عربی زبان کو قرآن کریم کی زبان ہونے کے ساتھ یہ شرف بھی حاصل ہے کہ اس زبان کے علما اور فضلا نے بہت سے علوم وضع کیے جو عربی زبان سے پہلے کسی زبان میں نہیں پائے جاتے تھے۔ اگر کسی زبان میں موجود تھے تو بھی ان کی صورت باقاعدہ علم کی نہیں تھی، بلکہ ان کے متعلق کچھ معلومات غیر مرتبط صورت میں جمع کر دی گئی تھی۔ ایسے ہی ایک علم کا نام علم عروض ہے۔ اس علم کے موجد اور اس کے قواعد اور اصول کو الخلیل بن احمد الفراھیدی نے وضع کیا۔ یہ علم ''شاعری'' کے اصول، اوزان اور قوافی سے بحث کرتا ہے۔ اس اکائی میں ہم اس علم کے معنی اور اہمیت سے متعلق گفتگو کریں گے اور اس کی بنیادی اصطلاحوں کو بھی جانیں گے۔

1.3 عروض کی لغوی اور اصطلاحی تعریف:

عروض کے لغوی معنی ناحیۃ (گوشہ) الطریق الصعب (مشکل راستہ) الحاجۃ ضرورت کے ہیں، عروض مکہ اور طائف کے درمیان ایک مقام کا نام بھی ہے۔

شاعر کا کہنا ہے:

فان یعرض ابو العباس عنی

ویرکب بی عروضاعن عروض

اس شعر میں عروض ''ناحیۃ'' یعنی گوشے اور کنارے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔عربی میں کہا جاتا ہے:

انت معی فی عروض لاتلائمنی

یعنی تم میرے ساتھ اس مقام پر ہو جو مجھے زیب نہیں دیتا

اصطلاحی معنی میں عروض وہ علم ہے جس کے ذریعے صحیح اور غلط شعر میں فرق کیا جاتا ہے اور اس کی کمیوں اور خامیوں کا پتا لگایا جاتا ہے۔

1.4 وجہ تسمیہ:

علم عروض کی وجہ تسمیہ مندرجہ ذیل ہوسکتی ہیں:

۱۔ خلیل بن احمد افراھیدی کو یہ علم مکہ میں الہام ہوا، اور مکہ کا ایک نام عروض بھی ہے، لہذا اس کا نام عروض رکھ دیا گیا۔

۲۔ العروض علوم کا ایک گوشہ ہے، اسی لیے اس کا نام عروض رکھ دیا گیا، جس کے معنی گوشے کے ہیں۔

۳۔ عرض، یعرض، عرضا کے لغوی معنی پیش کرتا ہے ک چوں کہ اشعار کو اس علم کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ جو اشعار اس کے مطابق ہوتے ہیں وہ صحیح ہوتے ہیں اور جو اس کے مخالف ہوتے ہیں غلط ہوتے ہیں اس لیے اس کو علم العروض، کا نام دیا گیا۔

بعض علما کا ماننا ہے کہ یہ تیسری رائے زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ ان میں امام دمامینی پیش پیش ہیں۔

1.5 علم عروض کی ابتدا:

خلیل بن احمد الفراھیدی نے علم عروض کیوں وضع کیا؟ اس سلسلے میں مختلف آرا اور اقوال ملتے ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:

ا۔ خلیل کو سیبویہ کی بڑھتی ہوئی شہرت اور قبول عام سے پریشانی تھی۔ لہذا انہوں نے حج کے دوران اللہ سے دعا مانگی کہ وہ انہیں ایسا علم الہام کرے جو ان سے پہلے کسی کے وہم وگمان میں نہ آیا ہو۔ اللہ نے ان کی دعا قبول کی اور یہ علم ان کو الہام کیا۔ اس قول کی تائید میں بعض حضرات خلیل کے یہ اشعار پیش کرتے ہیں:

علم الخليل رحمة الله عليه

سببه ميل الورى لسيبويه

فخرج الامام ......للحرم

يسال رب البيت من فيض الكرم

فزاده علم العروض فانتشر

بين الورى فاقبلت له ......

یہ رائے اس لیے صحیح معلوم نہیں ہوتی کہ سیبویہ خلیل کے شاگرد تھے اور تمام تر شہرت اور مقبولیت کے باوجود خلیل

سے آگے نہیں نکل پائے تھے۔ خلیل کا اپنا علمی مقام اور مرتبہ مسلم تھا۔

۲۔ ایک رائے یہ ہے کہ خلیل اپنے زمانے کے بعض شعرا کی شاعری سے مطمئن نہیں تھے۔ یہ شعرا ایسے اوزان کا استعمال کر رہے تھے جو عربی شاعری میں سرے سے موجود ہی نہیں تھے۔ لہذا خلیل نے عربی اوزان کو منظم کرنے کی ٹھانی اور علم عروض کی بنیاد ڈالی۔

۳۔ خلیل سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو علم عروض کا خیال کیسے آیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں مدینے سے گزر رہا تھا، راستے میں مجھے ایک بزرگ دکھائی دیے، ایک گھر کے دروازے پر بیٹھے وہ ایک بچے کو کچھ اس طرح سکھا رہے تھے:

نعم لا نعم لا لا نعم لا نعم للا

نعم لا نعم لالانعم لا عنم للا

میں ان کے قریب گیا اور ان سے پوچھا کہ جناب آپ اس بچے کو کیا سکھا رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ ان کا موروثی علم ہے۔ اس کو 'التنعیم' کہا جاتا ہے کیوں کہ اس میں ''نعم'' کا استعمال ہوتا ہے۔ خلیل کہتے ہیں میں نے واپس آ کر علم عروض کی بنیاد رکھی اور اس کے اصول اور قواعد کو منظم کر کے محفوظ کر دیا۔

گفتگو کے خلاصے کے طور پر یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ وجہ یا سبب جو بھی رہا ہو، خلیل نے علم عروض کی بنیاد ڈالی، دن اور رات محنت کر کے اس کے اصول اور قواعد مرتب کیے۔ اس عرق ریزی اور علمی مشقت کے بعد انہوں نے ۱۵ (پندرہ) بحروں کی شناخت کی۔ یہ وہ بحریں ہیں جو شاعری میں استعمال ہوتی ہیں۔ ان بحروں کے قواعد اور اصول بنائے۔ خلیل کے بعد ان کے شاگرد اخفش نے ایک بحر کا اضافہ کیا جس کا نام ''المتدارک'' ہے۔

1.6 خلیل بن احمد الفراھید ی:

خلیل کا پورا نام خلیل بن احمد الفراھید ی الازدی البصر ی ہے۔خلیل کا شمار دوسری صدی ہجری کے ادب اور لغت کے ماہر اور نام ور علما میں ہوتا ہے۔ابن خلکان نے خلیل کو ’’علم نحو کا امام‘‘ کہا ہے۔یاقوت الحموی نے اپنی شہرۂ آفاق تالیف معجم الادباء میں لکھا ہے کہ خلیل بن احمد کو علم عروض کے وضع کرنے،عربی زبان کی حفاظت کرنے اور عربی شاعری کو جمع کرنے میں اولیت حاصل ہے۔خلیل موسیقی کا بھی شغف رکھتے تھے۔انہیں سروں سے واقفیت تھی۔یہی وجہ ہے کہ ان کے لیے شعری بحور کو جمع کرنا اور وضع کرنا آسان ہوگیا۔خلیل بن احمد الفراھید ی کی دوسری اہم کتابیں کتاب النغم، کتاب الایقاع، کتاب النقط والشکل وغیرہ ہیں۔

القفطی نے کتاب الانباہ والرواۃ، میں خلیل کو علم، ادب اور زھد میں تمام ادبا اور علمائے لغت کا سردار کہا ہے۔ خلیل کو ’علم عروض‘ کے وضع کرنے ہی میں اولیت حاصل نہیں ہے، بلکہ عربی زبان میں ’معاجم‘ کی ابتدا بھی ان کی کتاب ’کتاب العین‘ سے ہوتی ہے۔خلیل بن احمد کے تلامذہ کی فہرست میں بڑے بڑے علما کے نام شامل ہیں۔ان میں سیبویہ ’الاصمعی‘ الکسائی، وھب بن جریر اور عبداللہ بن اسحاق کے نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

خلیل کے علم عروض کے وضع کرنے سے پہلے بھی عرب شاعری کے اوزان سے مناسبت رکھتے تھے۔کہا جاتا ہے ابوعمرو بن العلاء نے قافیے اور اس کے اصول وضوابط کے سلسلے میں خلیل سے پہلے گفتگو کی اور اس کی اصطلاحات بھی وضع کیں۔

الشعر صعب وطويل سلمه
اذا رقى فيه الذى لا يعلمه
ذلت به الى الحضيض قدم
يريد ان يعربه فيعجمه

1.7 علم عروض کے فوائد:

۱۔ علم عروض کے جاننے سے صحیح اور غلط شعر میں تمیز کرنی آتی ہے۔

۲۔ شاعری اور سجع (یعنی ایسا کلام جو باوزن اور با قافیہ ہو۔مگر شاعری نا ہو) میں فرق معلوم ہو پاتا ہے۔

۳۔ اس بات پر یقین اور ایمان مضبوط ہوتا ہے کہ قرآن کریم اور حدیث نبوی شاعری نہیں ہیں کیوں کہ شاعری کے لیے شعر کی نیت اور ارادہ ضروری ہیں۔

بعض لوگوں نے علم عروض کی اہمیت اور ضرورت سے انکار کیا ہے۔ان کا ماننا ہے کہ اس علم کی سرے سے کوئی ضرورت ہی نہیں ہے۔ان میں جاحظ کا نام بھی شامل ہے۔ان لوگوں سے ہمارا کہنا ہے کہ علم عروض سے ناواقفیت آپ کو دھوکے میں ڈال سکتی ہے۔آپ بحور اور اوزان سے ناعلم ہونے کی بنا پر کسی ایسے کلام کو شاعری سمجھ سکتے ہن جو سرے سے شاعری ہے ہی نہیں۔اس کے علاوہ اگر کوئی شخص فطری طور پر ان اوزان اور بحور کا ذوق رکھتا ہے اور اس کی طبیعت موزوں ہے تو وہ علم عروض کے ذریعے اپنے کلام کو فنی غلطیوں سے پاک کر سکتا ہے۔علم عروض کے ذریعے عربی شاعری کی صحیح قرات کی جا سکتی ہے۔رہی جاحظ کی بات تو انہوں نے دوسرے مقام پر علم عروض کی تعریف بھی کی ہے۔اس سے ان کا مقصد یہ دکھانا تھا کہ وہ ایک ہی شئے کے اچھے اور برے پہلو دکھانے کی قوت رکھتے ہیں۔لہذا عروض کی تعریف میں کہتے ہیں۔

”هو علم الشعر ومعياره، وقطبه الذى عليه مداره، به يعرف
الصحيح من الفاسد والعليل من السليم،و عليه تبنى قواعد
الشعر، وبه يسلم من الكسر“

1.8 عروضی تحریر:

شاعری اور عروض کا تعلق صوتی بنیادوں پر ہے۔ جب ہم کسی شعر کو عروض کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں کہ وہ موزوں ہے یا نہیں اس کے لیے ساری توجہ اس کی قرأت پر ہوتی ہے، اس کی تحریر پر نہیں اس لیے کہ بات شروع سے ہی ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ وزن کا تعلق تلفظ سے ہے، تحریر یا رسم خط سے ہرگز نہیں۔ عام طور پر الفاظ کا تلفظ اور ان کا املا ایک جیسا ہی ہوتا ہے۔ ایسے موقعوں پر کسی طرح کی کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔ لیکن کہیں کہیں ایسا بھی ہوتا ہے کہ تحریر اور تلفظ ایک دوسرے کا ساتھ نہیں دیتے، بلکہ ان میں واضح طور پر فرق ہوتا ہے۔

عروض کی بنیادی اور سب سے اہم بات یہی ہے کہ اس میں حرفِ ملفوظ معتبر ہے حرفِ مکتوب نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ علم عروض میں کل ماینطق یکتب (جو بھی بولا جائے وہ لکھا جاتا ہے)

مثال: **ستبدی لک الایام ما کنت جاھلاً**

اس مصرعے کو عروض میں تقطیع کے لیے اس طرح لکھا جائے گا۔

ستبدی /لکل اییا/مما کن/تجاھلن

فعولن/مفاعیلن/فعولن/مفاعلن

۱۔ حرفِ مشدد کو دو حرف مانا جاتا ہے پہلے کو ساکن اور دوسرے کو متحرک جیسے: شد کو شدد لکھا جائے گا۔

۲۔ مد کو ھمزہ اور اس کے بعد الف سے لکھا جائے گا۔ جیسے: آمن کو اٗامن لکھا جائے گا۔

۳۔ تنوین کو نونِ ساکنہ سے ظاہر کیا جائے گا۔ جیسے: جبلاً کو جبلن لکھا جائے گا۔

۴۔ الف کو ان حروف میں ظاہر کیا جائے گا جن مین وہ بولا جاتا ہے مگر لکھا نہیں جاتا۔ جیسے: ھذا کو ھاذا اور ھذہ کو ھاذہ لکھا جائے گا۔

1.9 عروضی اصطلاحیں:

۱	بحر	وہ وزن جس کی اتباع پورے قصیدے میں کی جاتی ہے۔
۲	تفعیلة	وہ رکن جن سے بحریں مرکب ہوتی ہیں۔ان ارکان کو اصول اوزان، تفاعیل، افاعیل بھی کہتے ہیں۔
۳	وزن	وزن کے لغوی معنی تولنے کے ہیں۔ اصطلاح میں دو کلموں کے حرکت اور سکون میں برابر ہونے کو وزن کہتے ہیں۔
۴	موزوں	اس کلام کو کہتے ہیں جو اوزان عروض میں سے کسی کے وزن پر ہو۔موزوں کلام کے لیے کسی وزن کا ہونا ضروری ہے۔
۵	تقطیع	تقطیع کے لغوی معنی ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے ہیں۔اصطلاح میں شعر کے ٹکڑے کر کے ارکان بحر کے مطابق کرنے کو کہتے ہیں۔یعنی متحرک کے مقابل متحرک اور ساکن کے مقابل ساکن اجزا و حروف رکھے جاتے ہیں۔تقطیع میں حروف ملفوظ کی تعداد اور حرکات اور سکون کا اعتبار کرتے ہیں۔
۶	زحاف	زحاف کے لغوی معنی گرنے کے ہیں۔اصطلاح میں ان تغیرات کو زحاف کہتے ہیں جو ارکان شعر میں واقع ہوتے ہیں۔مثلاً کسی حرکت کا گرا دینا یا کسی حرف کا حذف کر دینا یا کسی حرف کا بڑھا دینا۔
۷	سالم	جس رکن اور بحر میں کوئی تغیر نہ ہو اس کو 'سالم' کہتے ہیں۔
۸	مثمن	جس شعر کے دونوں مصرعوں میں آٹھ رکن ہوں اس کو 'مثمن' کہتے ہیں۔

۹ مسدس — جس شعر کے دونوں مصرعوں میں چھ رکن ہوں اس کو مسدس کہتے ہیں۔

۱۰ مربع — جس شعر کے دونوں مصرعوں میں چار رکن ہوں اس کو مربع کہتے ہیں۔

اجزائے بیت یا ارکان — ارکان یا اجزا تین ہیں۔ سبب، وتد، فاصلہ

۱۱ سبب — دو حرفی کلمے کو کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ سبب خفیف ۲۔ سبب ثقیل

۱۲ سبب خفیف — جس کا دوسرا حرف ساکن ہو جیسے **ھل، من، ما** وغیرہ جیسے **(مس ، تف) مستفعلن** میں۔

۱۳ سبب ثقیل — جس کے دونوں حروف متحرک ہوں جیسے: **لک ، بک (مت) متفاعلن** میں۔

۱۴ وتد — سہ حرفی کلمے کو کہتے ہیں اس کی بھی دو قسمیں ہیں: ۱۔ وتد مجموع ۲۔ وتد مفروق

۱۵ وتد مجموع — جس کا تیسرا حرف ساکن ہو۔ جیسے **نعم ، علی ، بکم (علن) متفاعلن** میں۔

۱۶ وتد مفروق — جس کا دوسرا حرف ساکن ہو۔ جیسے **ھات، امس، قام (فا ع) فاعلاتن** میں۔

۱۷ فاصلہ — چار یا پانچ حروف کے کلمے کو فاصلہ کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ فاصلۂ صغریٰ ۲۔ فاصلۂ کبریٰ

۱۸ فاصلۂ صغریٰ — جس کلمے میں تین متحرک حروف کے بعد ایک ساکن حرف ہو۔ جیسے جبل، امل، شعرت، (متفا) متفاعلن میں اور (علتن) مفاعلتن میں۔

۱۹ فاصلۂ کبریٰ — جس کلمے میں چار متحرک حروف کے بعد ساکن حرف ہو۔ جیسے **عملکم ، سمکۃ**

خلیل نے ان تمام اصطلاحوں کو اس جملے میں جمع کر دیا

لَمْ اَرَ عَلٰی ظَھْرِ جَبَلٍ سَمَکَۃً

زحافات۔

۲۰ خبن — دوسرے ساکن کو حذف کرنا جیسے: **فاعلن** سے **فعلن**۔

۲۱ اضمار — دوسرے متحرک کو ساکن کرنا۔ جیسے: متفاعلن سے متفعلن

۲۲ وقص — دوسرے متحرک کو حذف کرنا۔ جیسے: متفاعلن سے مفاعلن

۲۳ طی — چوتھے ساکن کو حذف کرنا۔ جیسے: مستفعلن سے مفتعلن

۲۴ قبض — پانچویں ساکن کو حذف کرنا۔ جیسے: فعولن سے فعول

۲۵ عصب — پانچویں متحرک کو ساکن کرنا۔ جیسے: مفاعلتن سے مفاعلن

۲۶ عقل — پانچویں متحرک کو حذف کرنا۔ جیسے: مفاعلتن سے مفاعلن

۲۷ کف — ساتویں ساکن کو حذف کرنا۔ جیسے: مفاعیلن سے مفاعیل

جن اجزا یا ابیات یا بحور میں یہ زحافات ہوں ان کو مندرجہ ذیل اسما دیے گئے ہیں:

۱. مخبون
۲. مضمر
۳. موقوص
۴. مطوی
۵. مقبوض
۶. معصوب
۷. معقول
۸. مکفوف

زحافات مرکبہ

۲۸ خبل — طی مع الخبن (دوسرے اور چوتھے ساکن کو حذف کرنا)

۲۹ خزل — طی مع الاضمار (دوسرے متحرک کو ساکن اور چوتھے ساکن کو حذف کرنا)

۳۰ شکل — کف مع الخبن (دوسرے اور ساتویں ساکن کو حذف کرنا)

۳۱ نقص | **کف مع العصب** (پانچویں متحرک کو ساکن اور ساتویں ساکن کو حذف کرنا)

جن اجزا میں یہ زحافات آتے ہیں ان کو مندرجہ ذیل نام دیے گیے ہیں:

۱۔ مخبول

۲۔ مخزول

۳۔ متکول

۴۔ منقوص

شعر دو مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے۔اس کے مندرجہ ذیل اجزا مقرر کیے گیے ہیں۔

۳۲ صدر	مصرعۂ اولی
۳۳ عجز	مصرعۂ ثانیہ
۳۴ عروض	صدر کا آخری جز
۳۵ ضرب	عجز کا آخری جز
۳۶ حشو	بقیہ یا زائد جز
۳۷ بیت تام	جس شعر میں تمام اجزا موجود ہوں
۳۸ بیت مجزوء	جس شعر کے ہر مصرعے کے آخر سے ایک جز حذف ہو
۳۹ بیت شطور	جس شعر کا نصف حصہ حذف ہو
۴۰ منھوک	جس شعر کے دو تہائی اجزا محذوف ہوں

1.10 نمونے کے امتحانی سوالات:

۱۔ علم عروض کے لغوی معنی کیا ہیں؟

۲۔ خلیل بن احمد الفراهیدی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۳۔ علم عروض کی اہمیت پر مختصراً نوٹ تحریر کیجیے۔

۴۔ علم عروض کے فوائد تحریر کیجیے۔

۵۔ ''تقطیع'' سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

۶۔ ''زحاف'' کے معنی تحریر کیجیے۔

۷۔ عروضی تحریر (الكتابة العروضية) کے اصول تحریر کیجیے۔

۸۔ شعر کے اجزا کے نام تحریر کیجیے۔

1.11 مطالعے کے لیے معاون کتابیں:

۱ .	اهدى سبيل الى علمي الخليل العروض و القافية	محمود مصطفى شرح وتحقيق: سعيد محمد اللحام
۲ .	علم عروض و القافية	د. عبد العزيز عتيق
۳.	المرشد الوافى فى العروض و القوافى	د. محمد بن حسن بن عثمان
۴.	دراسات فى العروض و القافية	عبد الله درويش
۵ .	ميزان الذهب فى صناعة شعر العرب	السيد احمد الهاشمى تحقيق :علاء الدين عطية
٦ .	محيط الدائرة فى علمي العروض و القافية	خان وايک لامريكانى
۷.	العروض الواضح وعلم القافية	الدكتور محمد على الهاشمى
۸.	المعجم المفصل فى علم العروض و القافية وفنون الشعر	د. اميل بديع يعقوب
۹ .	معراج العروض	عارف حسن خاں